سوال

(102) عقیقہ کرنا واجب ہے یا سنت ہے یا مستحب؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عقیقہ کرنا واجب ہے یا سنت ہے یا مستحب اور کیا کیا اسکے احکام ہیں۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عقیقہ جمہور کے نزدیک سنت ہے۔ واجب نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مستحب ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک واجب ہے۔ مگر قول جمہور اصح اصوب ہے کیونکہ حضرت ﷺ سے عقیقہ ثابت ہے۔ اور اس کا ترک ثابت نہیں ہے۔ اور وجوب کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ تو سنت ہوا اس لئے کہ حضرت ﷺ سے جو چیز ثابت ہے بغیر ترک کے وہ سنت ہے۔ جب تک کوئی دلیل وجوب کی نہیں۔ اور یہ جو لفظ حدیث میں امر آیا ہے۔ کہ لڑکے کی طرف سے عقیقہ کرو۔

عن سلمان بن عامر الضبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلممع الغلام عقیقۃ فاھر یقوا عنہ و امیطو عنہ الاذي رواہ جماعۃ الا مسلما کذا فی المنتقی انتہی

یہ امر وجوب پر عقیقہ پر دلیل لی جائے کیونکہ دوسری حدیث میں (جو آگے آتی ہے۔) کہ جو شخص عقیقہ کرنا چاہے کرے۔ اس اختیار دینے سے صراحۃ معلوم ہوتا ہے۔ کہ عقیقہ واجب نہیں تو ضرور ہوا کہ حدیث سابق امر کو وجوب کیلیئے نہ لیں۔ تاکہ دونوں حدیثوں میں مطابقت ہوجائے۔ اور امام ابو حنیفہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ اس بات پر کہ عقیقہ مستحب ہے۔ سنت نہیں۔ مگر یہ استدلال صحیح نہیں۔ کیونکہ اختیار کسی فعل میں شارع کی طرف سے مخالف اس کی سنت کے نہیں ہے۔ اس لئے کہ سنت میں ہی اختیار حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ وہ مستحب ہے۔ جس کو حضور ﷺ نے کبھی کیا ہو اور کبھی چھوڑ دیا ہو۔

مافی نیل الاوطار اور کے پیدا ہونے کے ساتویں دن یا چودھویں دن یا اکیسویں دن عقیقہ کرنا بہتر ہے۔

عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کل غلام رہینۃ بعقیقۃ تذبح عند یوم سابعہ ویسمی فیہ ویحیق راسہ

اور اگر اکیسویں دن نہ کرے۔ اس سبب سے کہ اس کو مقدور نہیں یا اور کسی دوسرے سبب سے تو جب مقدور ہو کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اور بعد بلوغ کے باپ وغیرہ سے طلب کرنے کا حق نہیں خود آپ اپنی طرف سے کرے۔ کیونکہ حضرت ﷺ نے بعد بعثت کے اپنا عقیقہ کیا ہے۔

العقیقۃ سنۃ موکدہ ووقتہا من الولادۃ الی البلوغ ویسقط الطلب عن الاب والاحسن ان یعق عن نفسہ بعد نبوت لما رواہ البیہقی

اور لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا کرنا چاہیے۔

اور جمیع احکام اس کے مثل احکام جانور قربانی کے ہیں۔ کیونکہ حدیث سے کچھ فرق دونوں میں ثابت نہیں ہوتا۔ مگر جن جن عیوب سے جانور قبانی کا مبرا یعنی پاک ہونا ضروعی ہے جس کی تفصیل گزری ان سے جانور عقیقہ کا مبرا ہونا ضروری نہیں کیونکہ کسی حدیث 1 سے ثابت نہیں ہوتا۔

الثانی بل یشرط فیہا ما یشرط فی الاضحیۃ وفیہ وجہان للشافی فقد استدلال باطلاق الشائین علی عدم الاشتراطک وہوا لحق لکن لا لہذا الطلاق بل بعدم وودو

1۔ جب گزشتہ احادیث سے ثابت ہوچکا ہے۔ کہ عقیقہ کو بھی رسول اللہ ﷺ نے قربانی فرمایا ہے۔ تو احکام عقیقہ الگ بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ما یدل ہہنا علی تلک الشروط والعیوب الذکورۃ فی الاضحیۃ وہی احکام شرعیۃ لا تثبت بدون دلیل انتہی

اور اس کے کھانے کا بھی حکم گوشت قربانی کا حکم ہے۔ یعنی کرنے والا کھاوے اور دوسرں کو کھلادے ی جو مشہور کہ ماں باپ عقیقہ کا

گوشت نہ کھاویں بالکل بے اصل ہے اور اسی طرح سے عقیقہ میں سے دائی کو دینا جیسا کہ مروج سے ضروری 2 نہیں ہے۔ لیکن وہ اگر محتاج ہو تو بذمرہ محتاجان وہ بھی مستحق ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں شاہ عبد العزیز صاحب کا فتویٰ ایسا ہی ہوچکا ہے۔ اور لڑکے کا سر منڈا دے اور اس کے بالوں کے برابر چاندی تول کر کے خیرات کرے۔ اور اسی دن نام رکھے۔ یہ بھی سنت ہے اور عقیقہ کے لوازمات میں سے ہے۔

وعن ابی رافع ان حسن بن علی لما ولد وارادا فاطمۃ ان تعق عنہ بکبشین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقی عنہ ولکن احلقی شعر راسہ فتصدق بوزقہ من الورق ثم ولد حسین فضعت مثل ذالک رواہ احمد

اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت حسن کے عقیقہ کرنے سے جو منع فرمایا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت ﷺ ان کا عقیقہ کر چکے تھے۔ جیسا کہ حدیث سابق میں گزرا

اور عقیقہ کے مناسبت سے یہ بھی ہے۔ اس لیئے زکر کرتا ہوں۔ کہ لڑکے کے پیدا ہونے کے دن کان میں آذان دینی چاہیے۔

نازل شدہ درشان محمد لیس۔ فقیر محمد عب الحق۔ 1295

الجواب صحیح۔ حمید اللہ۔ مدرس مدرسہ مطلع العلوم میرٹھ الجواب صحیح محمد طاہر سیٹھی۔ محمد عبید اللہ مصنف تحفۃ الہند۔ محمد عبید اللہ 1291

اصاب من اجاب۔ حسبنا اللہ لیس حفیظ اللہ

عقیقہ سنت ہے اگر کیفیت اور کمیت میں سہولت ہے۔

امیر احمد پشاوری۔

یہ جواب صحیح ہے۔

حررہ ابو العلی محمد عبد الرحمن۔ الا عظم گڑھی المباک پوری

الجواب صحیح والمجیب۔

حررہ ابوعبداللہ فقیراللہ۔ مہتم ضلع شاہپورپنجاب۔

مجیب صاحب نے جواب محققانہ دیا ہے۔ اوربہت صحیح ہے۔ لیکن یہ ضرور معلوکرنا چاہیے کہ یہ جوعوام الناس بلکہ بعض خواص میں بھی مشتہر ہورہا ہے۔ کہ لڑکے کیلئے نرچاہے اور لڑکی کےلئے مادہ سویہ بات بالکل غلط ہے اور بے اثر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کے کچھ حرج ومضائقہ نہیں۔ خواہ نرہو یا مادہ اور آذان کا حکم یہ ہے کہ داہنے کان میں آذان کہنی چاہیے اور بایئں میں تکبیر حضرات فرماتے ہیں۔ کہ مولودابوصبیان سے محفوظ رہے گا۔

خادم شریعت رسول الاداب ابوعبدالوہاب 1300۔

الجواب صحیح۔

محمدامیرالدین۔ حنفی واعظ جامع مسجددہلی۔

خادم شریعت رسول الثقلین محمد تطف حسین 1292۔

(سید محمد نزیر حسین۔ فتاوی نزیریہ جلد2آص 147)

ھذاما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد13ص 199-208

محدث فتویٰ